توحید، عقیدہ اور فقہ کے بارے میں مفید اور بنیادی باتیں

مؤلف

فضیلۃ الشیخ یحییٰ بن علی الحجوری

مترجم:

حافظ سعد عمیر محمدی مدنی

توحید، عقیدہ
اور فقہ کے بارے میں
مفید اور بنیادی باتیں

مؤلف:

فضیلۃ الشیخ یحییٰ بن علی الحجوری

مترجم:

حافظ سعد عمیر محمدی مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمة

الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد:

اللہ رب العزت اپنی مبارک کتاب میں کہتے ہیں:

﴿أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنۢ بَعْدِى قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَ إِلَٰهَ ءَابَآئِكَ إِبْرَٰهِۦمَ وَ إِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ﴾(البقرة:133).

ترجمہ: کیا یعقوب علیہ السلام کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباواجداد ابرہیم ﴿علیہ السلام﴾ اور اسماعیل ﴿علیہ السلام﴾ اور اسحاق ﴿علیہ السلام﴾ کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے.

اِبن عباس سے ایک صحیح حدیث مروی ہیکہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ "إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ".

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے لڑکے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں سکھلاتا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں"۔ (ترمذی).

یہ آیت اور حدیث اور ان جیسی بہت ساری آیات اور احادیث أصل اور بنیاد

ہے جسمیں انتہائی جامع اور مختصر الفاظ میں بچوں اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں، اسکی عبادت کرنے کی تعلیم دینے، اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے، اس پر بھروسہ کرنے، اس سے ڈرنے اور تقدیر کے اچھے یا برے ہونے پر ایمان رکھنے ان تمام بنیادی باتوں کی تلقین کی گئی ہے اور یہی صحیح شرعی اور اسلامی تربیت ہے جس پر بچوں کی تربیت ونشونما کرنے کی امید کی جاتی ہے تاکہ وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو جائے اور اسی بات نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کیلئے کچھ لکھوں، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ انہیں نیک وصالح بنائے، "توحید، عقیدہ اور فقہ کی بنیادی باتوں کے بارے میں" یہ مختصر اور آسان کلمات کہ قرآن وسنت کی دلیلوں کے ذریعے جس کی تائید ہوتی ہے میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ ان آسان کلمات کے ذریعے تمام مسلمانوں کے بچوں کو فائدہ پہنچے اور ان کی اصلاح ہو، وباللہ التوفیق.

کاتب: يحيىٰ بن علي الحجوري

توحید اور عقیدے کے متعلق بنیادی وابتدائی باتیں

(1) جب آپ سے کہا جائے کہ: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

تم کہو: مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اسی نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (سورہ زمر: 62)

ترجمہ: اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

(2) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: تمہارا رب کون ہے؟

تو تم کہو: میرا رب اللہ ہے اور وہ ہر چیز کا رب ہے۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ﴾

(سورہ أنعام: 164)

ترجمہ: کہہ دو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں، حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (سورہ فاتحہ: 2)

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(3) جب آپ سے سوال کیا جائے کہ: اللہ رب العزت نے تمہیں کیوں پیدا کیا؟

تو تم جواب دو: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی عبادت کرنے کیلئے پیدا کیا،

دلیل: اللہ کا فرمان:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (ذاریات:56)

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

(4) جب آپ سے کہا جائے کہ: تمہارا دین کیا ہے؟

تو تم کہو: میرا دین اسلام ہے اور اسلام ہی سب سے سچا دین ہے۔ (1)

---

(1) اسلام ہی صراطِ مستقیم (یعنی سیدھا راستہ) ہے، دلیل: نواس بن سمعان کی حدیث،

عن النواس بن سمعان الأنصاری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "والصراط الإسلام".

ترجمہ: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اسلام ہی صراط ہے۔

(مسند أحمد)

جو شخص اسلام پر ثابت قدم رہا تو ان شاء اللہ وہ جہنم پر جو پل صراط ہے اس پر بھی ثابت قدم رہے گا۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا [71] ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾

ترجمہ: اور تم میں سے ہر کوئی اس پر وارد ہونے والا ہے۔ یہ ہمیشہ سے تیرے رب کے ذمے قطعی بات ہے، جس کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ [71] پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو ڈر گئے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ (سورہ مریم: 71-72).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ =

= كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ؟ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ، سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ: وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "امانت اور رشتے کو بھیج دیا جائے گا۔ وہ پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑے ہو جائیں گے تم میں سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہو گا جیسے بجلی۔" انہوں نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، بجلی کی طرح کون سی چیز گزرتی ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم نے بجلی کو نہیں دیکھا۔ وہ کیسے گزر جاتی ہے اور پھر پلک جھپکتے ہی لوٹ آتی ہے پھر جیسے ہوا جاتی ہے پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے، اپنے اپنے اعمال کے موافق اور تمہارے پیغمبر علیہ السلام پل پر کھڑے ہوں گے وہ کہیں گے: یا اللہ! بچا، یا اللہ! بچا۔ یہاں تک کہ اعمال کا زور گھٹ جائے گا۔ (یعنی عمدہ اعمال والے نکل جائیں گے اور وہ لوگ رہ جائیں جن کے نیک عمل کم ہیں۔ ان کو پار ہونا دشوار ہو گا) اور ایک شخص آئے گا وہ چل نہ سکے گا مگر گھسٹتا ہوا اور اس پل کے دونوں طرف لٹکتے ہوئے آنکڑے ہوں گے جس کو حکم ہو گا اس کو پکڑ لیں گے پھر کچھ لوگ چھل چھلا کر نجات پا جائے گا۔ اور کچھ لوگ الٹ پلٹ کر جہنم میں گر پڑے گا۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔". (صحیح مسلم).

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أن النبی صلى الله عليه وسلم قَالَ: "يُؤْتَى بِالْجَسْرِ، فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ... فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ". =

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (سورہ آل عمران:19).

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے.

اللہ کا فرمان: ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ﴾ (سورہ توبہ:33).

ترجمہ: اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (آل عمران:85)

ترجمہ: اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

(5) جب آپ سے سوال کیا جائے کہ: تمہارا نبی کون ہے؟

تو تم کہو: میرا نبی اور اس امت کے تمام لوگوں کے نبی محمد ﷺ ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ

= ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ ایک پھسلنے کا جگہ ہے اس پر سنسنیاں ہیں... ان میں کچھ لوگ تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور کچھ لوگ جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے. (صحیح بخاری).

رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (سورہ أحزاب:40).

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہے.

اللہ کا فرمان: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورہ جمعہ:2).

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

اللہ کا فرمان: ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾

ترجمہ: پس تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمّی نبی پر ایمان لاؤ، جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

(سورہ أعراف:158).

(6) جب آپ سے کہا جائے کہ: بندے پر سب سے پہلے کیا چیز واجب ہے؟

تو تم کہو: بندے پر سب سے پہلے اللہ رب العزت کی وحدانیت کا اقرار کرنا (یعنی اللہ کو ایک ماننا) واجب ہے،

دلیل: اِبن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث: " لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ لَهُ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى". (متفق علیہ)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کی توحید کا اِقرار کرے۔(یعنی صرف اللہ کی عبادت کرے)

(7) جب آپ سے پوچھا جائے کہ:" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " کا معنی کیا ہے؟

تم جواب دو کہ: اس کا معنی یہ ہیکہ: اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی بھی حقیقی اور سچا معبود نہیں ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان:﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾(سورہ محمد:19)

ترجمہ: پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

اللہ کا فرمان:﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ﴾ (سورہ حج:62)

ترجمہ: یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے۔

(8) جب آپ سے کہا جائے کہ:" مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ " کا معنی کیا ہے؟

تم کہو: اس کا معنی یہ ہے کہ: بیشک محمد ﷺ جن [1] اور انسان تمام لوگوں کے رسول ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا﴾ (سورہ سبا:28).

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "... وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اور میں تمام لوگوں کی طرف (چاہے جن ہوں یا انسان، عرب ہوں یا غیر عرب کے) رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں. (صحیح مسلم).

ہم تمام لوگوں پر محمد ﷺ کی اطاعت کرنا، آپ کو سچا رسول ماننا، آپ کی تصدیق

---

1) جنوں کو بھی "ناس" کہا جاتا ہے،

دلیل: قَالَ إبن مسعود: "كَانَ نَاسٌ مِنَ الإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ، فَأَسْلَمَ الْجِنُّ، وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ".

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے، لیکن وہ جن بعد میں مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک (کم بخت) ان ہی کی عبادت کرتے ہوئے جاہلیت پر قائم رہے۔ (صحیح بخاری).

کرنا اور آپ ﷺ نے جس چیز سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرنا واجب ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (سورہ نور: 54).

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو.

اللہ کا فرمان: ﴿هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (سورہ یس: 52).

ترجمہ: یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ما نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔" (متفق علیہ).

(9) جب آپ سے کہا جائے کہ: بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟

تو تم کہو: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے صرف اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کرے،

دلیل: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قَالَ النبیُّ: "فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا".

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے اللہ اس کو عذاب نہ دے۔ (متفق علیہ).

(10) جب آپ سے کہا جائے کہ: شرک کیا ہے؟

تو تم کہو: اللہ رب العزت کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا، وہ تمام عبادات جو اللہ رب العزت کے لئے ادا کی جاتی ہے اسے کسی دوسرے کے لئے کرنا شرک ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (سورہ نساء:36).

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو.

(11) جب آپ سے سوال کیا جائے کہ: جانداروں کی تصویر بنانے کا کیا حکم ہے؟

تو تم کہو: جانداروں کی تصویر بنانا کبیرہ اور بڑے گناہوں میں سے ہے،

دلیل: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قال: قال رسول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔ (متفق علیہ)

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: "نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنِ الدَّمِ...وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ".

ترجمہ: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے اور خون کی خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ (صحیح بخاری)

(12) جب آپ سے کہا جائے کہ: کیا جانداروں کی تصویر لٹکانا شرک ہے؟

تو تم کہو: بیشک تصویر بنانا پیدا کرنے کی طرح ہے اس کے ذریعے تصویر بنانے والا اللہ رب العزت کی مشابہت اور برابری کرتا ہے،

دلیل: عائشہ رضی اللہ عنہا کا حدیث،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَن رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: "أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ".

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو پیدا کرنے اور بنانے میں (تصویر بنانے) اللہ کی مشابہت و برابری کرتے ہیں۔ (متفق علیہ).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي..."

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑھا ظالم کون ہے جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے کی کوشش کرتا ہے. (متفق علیہ).

(13) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: عبادت کی تعریف کیا ہے؟

تو تم جواب دو: عبادت ایسا جامع اسم ہے جو ان تمام باتوں کو شامل ہے جسے اللہ رب العزت پسند کرتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں،

یعنی ہر وہ کام جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں تو اسے عبادت کہتے ہیں،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾

ترجمہ: اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں ہوتا ہے اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ (سورہ زمر: 7)

(14) جب آپ سے سوال کیا جائے کہ: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

تو تم جواب دو: اللہ تعالیٰ آسمان میں عرش پر بلند ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ﴾ (سورہ ملک: 16).

ترجمہ: کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمھیں زمین میں دھنسا دے، تو اچانک وہ حرکت کرنے لگے؟۔

اللہ کا فرمان: ﴿الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ (سورہ طہ: 5).

ترجمہ: بیشک رحمن عرش پر (مستوی) بلند ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے (اترتا ہے) جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں، کون جو مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں، کون جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کردوں؟. (متفق علیہ).

(15) جب آپ سے کہا جائے کہ: کیا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟

تو تم کہو: اللہ رب العزت اپنے علم کے ساتھ ہمارے ساتھ ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ﴾ (سورہ حدید:4)

ترجمہ: جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے.

اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ﴾ (سورہ أنعام:3).

ترجمہ: اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ ہے، تمہارے چھپے اور تمہارے کھلے کو جانتا ہے اور جو تم کماتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔

اِمام اِبن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیکہ: اس سے مراد یہ ہے کہ بیشک اللہ آسمان وزمین کی پوشیدہ اور کھلی ہوئی ہر بات کو جانتا ہے۔

(16) اگر آپ سے کہا جائے کہ: اسلام کی تعریف کیا ہے؟

تو تم کہو: اسلام یہ ہے کہ توحید کے ذریعے اللہ کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینا، اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور شرک سے برآت و بیزاری کا اظہار کرنا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا ‌ؕ وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِيۡنَ﴾ (سورہ حج:34)

ترجمہ: تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم سب اسی کے تابع فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

اللہ کا فرمان: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴾ (سورہ آل عمران:102)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

(17) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: **کیا اسلام کامل ومکمل دین ہے یا اسے مکمل کرنے کی ضرورت ہے؟**

تو تم کہو: دین اسلام کامل ومکمل دین ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا﴾ (سورہ مائدہ:3).

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا۔

(18) جب آپ سے کہا جائے کہ: مسلمان اپنا دین کہاں سے حاصل کرے؟

تو تم کہو: مسلمان اپنا دین قرآن وحدیث سے حاصل کرے جو صحابہ کرام کی سمجھ وفہم کے مطابق ہو،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَوَ لَمۡ یَکۡفِهِمۡ اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡکِتٰبَ یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ﴾ (سورہ عنکبوت:51)

ترجمہ: اور کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہوا کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾

ترجمہ: پھر اگر تمھارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ (سورہ نساء:59)

اللہ کا فرمان: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ﴾

ترجمہ: ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا (یعنی وہ لوگ جنہوں نے حق کو پہچانا، مگر اس پر عمل نہیں کیا) اور نہ گمراہوں کی (یعنی وہ لوگ جو جہالت کے سبب راہ حق

سے گمراہ ہو گئے)۔ (سورہ فاتحہ:6-7)

اللہ کا فرمان: ﴿وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِیۡرًا﴾ (سورہ نساء:115).

ترجمہ: اور جو کوئی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے (صحابہ) کے سوا (کسی اور) کی پیروی کرے ہم اسے اسی طرف موڑ دیں گے جس طرف وہ مڑے گا اور ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

اس کے بعد کی حدیث دیکھو۔

(19) جب آپ سے سوال کیا جائے کہ: تمہارا عقیدہ کیا ہے؟

تو تم کہو: میں سنی سلفی ہوں،

دلیل: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أن النبی قال: "فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

ترجمہ: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔(أبو داود).

(20) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: سب سے پہلے رسول اور سب سے آخری رسول کون ہے؟

تو تم کہو: سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہے اور سب سے أفضل اور آخری رسول ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور آپ کا نبی بنا کر بھیجا جانا قیامت کی چھوٹی نشانیوں میں سے سب سے پہلی نشانی ہے اور تمام انبیاء ورسولوں پر ایمان لانا واجب ہے،

☆ سب سے پہلے رسول کی دلیل: أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: "فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" سب لوگ

نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ورسول ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ نے "شکر گزار بندہ" کا خطاب دیا۔ (متفق علیہ).

☆ سب سے آخری رسول محمد ﷺ کی دلیل:

اللہ کا فرمان: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (سورہ أحزاب:40).

ترجمہ: لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہے۔

ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي".

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النبین ہوں (آخری نبی) میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا"۔ (صحیح مسلم).

☆ اس بات کی دلیل کہ محمد ﷺ سب سے افضل نبی ہے،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أن النبی قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ (متفق علیہ).

☆اس بات کی دلیل کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کی چھوٹی نشانیوں میں سے سب سے پہلی نشانی ہے،

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ هَكَذَا". وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا.

ترجمہ: سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں اور قیامت اتنے نزدیک نزدیک بھیجے گئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے اشارہ سے (اس نزدیکی کو) بتایا پھر ان دونوں کو پھیلایا۔" (متفق علیہ).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ قَالَ: "وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى".

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔" راوی نے کہا: سیدنا انس نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملائی۔ (متفق علیہ).

☆اس بات کی دلیل کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا واجب ہے اور جس نے کسی ایک نبی کا انکار کیا تو اس نے تمام انبیاء کا انکار کیا،

اللہ کا فرمان:﴿اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ﴾(سورہ بقرہ:285)

ترجمہ: رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے بھی درمیان فرق نہیں کرتے۔

اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ نَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا﴾(سورہ نساء:150-151)(1)

---

(1) اللہ کا فرمان:﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾(سورہ آل عمران:131)

ترجمہ: اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾(سورہ آل عمران:133).=

ترجمہ: جو اللہ اور اس کے پیغمبروں و رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور جو کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی درمیانی راستہ نکالیں [150] بیشک یہی لوگ حقیقت میں کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(21) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: تمام رسولوں نے لوگوں کو کس بات کی طرف بلایا؟

تو تم کہو: تمام رسولوں نے صرف اکیلے اللہ رب العزت کی عبادت کرنے کی طرف بلایا جس کا کوئی شریک نہیں،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (سورہ نحل:36).

ترجمہ: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے اجتناب کرو۔

(22) جب آپ سے کہا جائے کہ: اس توحید کی تعریف کیا ہے جس کی طرف

~= ترجمہ: تم اپنے رب اور اس جنت کی طرف دوڑ پڑو جس کی کشادگی آسمانوں اور زمین کی کشادگی کی طرح ہے جو متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

ان دونوں آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جنت اور جہنم اس وقت موجود ہے.

تمام رسولوں نے بلایا؟

تو تم کہو: صرف اللہ کی عبادت کرنا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (سورہ نساء: 36).

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو.

اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص: 1).

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے.

(23) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: اللہ کی توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

تو تم کہو: توحید کی تین اقسام ہیں:

(1) توحیدِ ربوبیت: (یعنی اللہ کے کاموں میں اسے اکیلا ماننا جیسے پیدا کرنا، رزق دینا وغیرہ)

(2) توحیدِ الوہیت: (یعنی تمام عبادات میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا ماننا جیسے نماز پڑھنا، قربانی کرنا، نذر ماننا وغیرہ).

(3) توحیدِ اسماء وصفات: (یعنی اللہ کے ناموں اور صفات میں اسے اکیلا ماننا).

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (سورہ الفاتحہ: 1).

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا﴾

ترجمہ: جو آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے پس آپ اس کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر خوب صبر کرو۔ کیا تو اس کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟. (سورہ مریم:65).

ان دونوں آیت میں توحید کی تینوں اَقسام کو بیان کیا گیا ہے.

(24) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: سب سے بڑی اور عظیم نیکی (1) کیا ہے اور سب سے بڑی برائی، سب سے بڑا اور عظیم گناہ (2) کیا ہے؟

(1) توحید کو نیکی کا نام دینا، اس کی دلیل عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث جو سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے.

(2) شرک کو برائی کا نام دینا، اسکی دلیل اللہ کا فرمان: ﴿بَلٰی مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (سورہ بقرہ:81).

ترجمہ: کیوں نہیں! جس نے بڑی برائی کمائی اور اسے اس کے گناہ نے گھیر لیا تو وہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

تفسیر ابن جریر میں، مجاہد اور ابو وائل نے کہا کہ: اس آیت میں بڑی برائی سے مراد شرک ہے اور اس میں خوارج کی جہالت وگمراہی کا بیان بھی ہے جو اس طرح کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے مسلمانوں کے گنہگار لوگوں کو کافر کہتے ہیں.

تو تم کہو: سب سے بڑی نیکی اللہ کی توحید ہے اور سب سے بڑی برائی اللہ رب العزت کے ساتھ شرک کرنا ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (سورہ نساء:48).

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے والے کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیں گا.

اللہ کا فرمان: ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ: اب نہ ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والے ہیں۔ [100] اور نہ کوئی دلی دوست۔ [101] تو کاش کہ ہمارے لیے واپس جانے کا ایک موقع ہو، تو ہم مومنوں میں سے ہو جائیں۔ (سورہ شعراء:100-102).

أنس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

ترجمہ: أنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میری شفاعت کے سب سے زیادہ حقدار میری امت کے وہ لوگ ہیں

جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے". (مسند أحمد)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے سب سے زیادہ حقدار وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے اور شرک کرنے والوں کے لیے شفاعت نہیں ہے.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ".

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔" (صحیح مسلم).

(25) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: دین کے کتنے مراتب ہیں؟

تو تم کہو: دین کے تین مراتب ہیں: اسلام، ایمان اور احسان،

دلیل: صحیح مسلم میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث، جس میں جبریل علیہ السلام نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے بارے میں پھر ایمان کے بارے میں پھر احسان کے بارے میں سوال کیا.

(26) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟

تو تم کہو: اسلام کے پانچ ارکان ہیں،

دلیل: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ". (متفق علیہ).

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکاۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا، (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

(27) جب آپ سے کہا جائے کہ: ایمان کیا ہے؟

تو تم کہو: ایمان یہ ہے کہ: زبان سے اقرار کرنا (بولنا)، دل سے اعتقاد و یقین رکھنا، اعضاء و جوارح سے عمل کرنا اور ایمان اطاعت و فرمانبرداری سے بڑھتا اور زیادہ ہوتا ہے اور گناہ و نافرمانی سے گھٹتا اور کم ہوتا ہے،

☆ زبان سے بولنے اوراعضاء وجوارح سے عمل کرنے کی دلیل:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ یاستر سے زیادہ شاخیں ہیں اورسب سے افضل "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ" کہنا ہے اورسب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیاایمان کی ایک شاخ ہے۔(متفق علیہ).

☆ دل سے اعتقاد ویقین رکھنے کی دلیل:

اللہ کا فرمان: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (سورہ مائدہ:23).

ترجمہ: اوراللہ ہی پربھروسا کرواگرتم مومن ہو۔

اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: "آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ".

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت اور انصار سے بغض رکھنا (نفرت کرنا) نفاق کی علامت ہے۔" (متفق علیہ).

☆ اس بات کی دلیل کہ ایمان اطاعت وفرمانبرداری سے بڑھتا ہے،

اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (سورہ أنفال:2).

ترجمہ: بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو یہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں.

اللہ کا فرمان: ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾ (سورہ فتح:4).

ترجمہ: وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون (اور اطمینان) ڈال دیا تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ بڑھ جائے۔

اللہ کا فرمان:﴿وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا﴾(سورہ مدثر:31).

ترجمہ:اور اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے.

☆اس بات کی دلیل کہ ایمان گناہ و نافرمانی سے کم ہوتا ہے: وہ دلیلیں جو ایمان کے بڑھنے پر دلالت کرتی ہیں اس لیے کہ ایمان بڑھنے سے پہلے کم تھا.

اِمام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں "کتاب الایمان" میں باب نمبر 33 میں کہا کہ: جب ایمان کو مکمل کرنے والی چیزوں کو چھوڑ دیا جائے تو ایمان کم ہو جاتا ہے.

ایمان کی شاخ والی حدیث جو اس سے پہلے گزر چکی،

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ".

ترجمہ: سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جو شخص کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی

طاقت نہ ہو تو دل سے (دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار رہو) یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔" (صحیح مسلم).

☆اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ بیشک برائی سے منع کرنا ایمان کا حصہ ہے.

(28) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: ایمان کے کتنے ارکان ہیں؟

تو تم کہو: ایمان کے چھ (6) ارکان ہیں،

دلیل: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ". (صحیح مسلم).

ترجمہ: ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے (دل سے) اللہ پر، فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اور تو یقین کر اچھی بری تقدیر پر۔

(29) جب آپ سے کہا جائے کہ: بندے اور اس کے رب کے درمیان احسان کی تعریف کیا ہے؟

تو تم کہو: "أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ."

ترجمہ: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھ

رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے،

(30) جب آپ سے کہا جائے کہ: اللہ کو، اسکے رسول کو، اسکے دین کو گالی دینے یا دین کی کسی بھی چیز کا مذاق اڑانے کا کیا حکم ہے؟

تو تم کہو: اللہ، اسکے رسول اور دین کو گالی دینا، برا بھلا کہنا کفر اکبر ہے اور جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو وہ اسلام سے نکل گیا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾

ترجمہ: کہہ دے کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے؟ [65] بہانے مت بناؤ، بے شک تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا۔ (سورہ توبہ: 65-66)[1]

(1) ہمارے نبی کریم ﷺ یا کسی بھی نبی یا رسول کو، یا کسی بھی فرشتے کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا یا ان میں سے کسی سے بھی دشمنی کرنا سب کا حکم برابر ہے حکم میں کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ﴾ (سورہ حج: 75).

ترجمہ: فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام پہونچانے والوں کو اللہ ہی چھانٹ لیتا ہے، چن لیتا ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ﴾ (سورہ بقرہ: 285).

ترجمہ: ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

اللہ کا فرمان: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ (سورہ بقرہ: 136).=

(31) اگر آپ سے سوال کیا جائے کہ: قیامت کے دن مومنوں اور کافروں کا کیا بدلہ ہوگا؟

تو تم جواب دو: مومنوں کا بدلہ جنت ہے جو ساتویں آسمان میں ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ﴾ (سورہ بینہ: 7-8).

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ [7] ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ ہمیش والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے۔ یہ

=ترجمہ: کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

اللہ کا فرمان: ﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ﴾ (سورہ بقرہ: 98).

ترجمہ: (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔

اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا۔

کافروں کا بدلہ جہنم ہے جو زمین کے سب سے نیچے ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ﴾ (سورہ فاطر:36).

ترجمہ: اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ ان سے اس کا کچھ عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ایسے ہی ہر ناشکرے کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اس بات کی دلیل کہ جنت ساتویں آسمان پر ہے.

اللہ کا فرمان: ﴿وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى﴾ (سورہ نجم:13-15).

ترجمہ: یقیناً اس نے اسے (جبریل) کو ایک اور بار اترتے ہوئے دیکھا ہے۔[13] آخری حد کی بیری کے پاس۔[14] اسی کے پاس ہمیشہ رہنے کی جنت ہے۔

☆ اس بات کی دلیل کہ جہنم زمین کے سب سے نیچے ہے،

دلیل: براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

فيقولُ اللهُ عزَّ وجلَّ:" اكتُبوا كتابَ عبدي في سِجِّينَ في

الأرضِ السُّفلی". (مسند أحمد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کہے گا:" میرے بندے کا نامہ اعمال زمین کے سب سے نیچے سجین میں لکھ دو.

☆ ہم کسی کیلئے بھی جنتی اور جہنمی ہونے کی گواہی نہیں دیتے مگر اسی شخص کیلئے جس کے جنتی یا جہنمی ہونے کی دلیل موجود ہو،

اللہ کا فرمان: ﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌ﴾

(سورہ بنی اسرائیل:36).

ترجمہ: اور اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔

(32) جب آپ سے کہا جائے کہ: زندگی کے کتنے دور ہیں؟

تو تم کہو: تین دور ہیں:

1) دنیا کی زندگی جو ختم ہونے والی ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ﴾

(سورہ آل عمران:185).

ترجمہ: دنیا کی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔

2) برزخ کی زندگی،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ﴾

(سورہ مومنون:100).

ترجمہ: اور ان کے پیچھے اس دن تک جب وہ اٹھائے جائیں گے، ایک پردہ ہے۔

3) آخرت کی زندگی،

دلیل: اللہ رب العزت نے فرعون کے خاندان کے اس مومن شخص کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا جس نے اپنی قوم سے کہا:

اللہ کا فرمان: ﴿يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ (سورہ غافر:39).

ترجمہ: اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو معمولی فائدے کے سوا کچھ نہیں اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔

(33) اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: آخرت کی سب سے پہلی منزل کیا ہے؟

تو تم کہو: قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے۔

دلیل: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث،

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ".

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر وہ اس

منزل پر نجات پا گیا تو اس کے بعد کی منزلیں آسان ہوں گی، اور اگر یہاں اس نے نجات نہ پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے سخت ہیں“۔(ترمذی)۔

(34) جب آپ سے کہا جائے کہ: **قبر کی نعمت اور قبر کے عذاب کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟**

تو تم کہو: میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ قبر کی نعمت اور قبر کا عذاب برحق اور سچ ہے ان لوگوں کے لیے جو اس کے مستحق ہیں،

☆ **قبر کے عذاب کی دلیل:**

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: "نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ".

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”ہاں، قبر کا عذاب برحق ہے“۔(متفق علیہ)۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قبر کے عذاب**، **قبر کے فتنے** اور **دجال کے فتنے** سے پناہ مانگتے تھے۔(متفق علیہ)۔

☆ **اس میں قبر کے عذاب، قبر کا فتنہ و آزمائش اور دجال کے فتنے و آزمائش کا اِثبات ہے۔**

☆ قبر کی نعمت کی دلیل:

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

"وأما المؤمن فيقال: "وألبسوه من الجنة وافتحوا له بابًا إلى الجنة وافتحوا له بابًا إلى الجنة وألبسوه من الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره"

ترجمہ: مومن کے بارے میں کہا جائے گا: اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دو، پس اس کے پاس جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگے گی اور جہاں تک اس کی نظر پہنچے گی وہاں تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ (مسند أحمد)

(35) جب تم سے کہا جائے کہ: مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، حشر کے میدان میں جمع ہونے، قیامت کے دن حساب کے بارے میں اور نامہ اعمال ملنے کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟

تو تم کہو: میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ یہ سب برحق اور سچ ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ﴾ (سورہ تغابن: 7).

ترجمہ: کافروں نے گمان کیا کہ وہ ہرگز اٹھائے نہیں جائیں گے۔ آپ کہہ

دے کیوں نہیں؟ میرے رب کی قسم! تم ضرور بضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمھیں تمھارے اعمال کے بارے میں ضرور بضرور بتایا جائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ﴾ (سورہ قمر:6-8).

ترجمہ: آپ ان سے منہ پھیر لے۔ پس اس دن بلانے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔[6] ان کی نظریں جھکی ہوں گی، وہ قبروں سے نکلیں گے جیسے وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہوں۔ [7] پکارنے والے کی طرف گردن اٹھا کر دوڑنے والے ہوں گے، کافر کہیں گے یہ بڑا مشکل دن ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا﴾

ترجمہ: جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا[7] اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا[8] اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف ہنسی خوشی لوٹے گا[9] ہاں جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا

جائے گا[10] تو وہ موت کو بلائے گا[11] اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گا

(سورہ انشقاق:6-12).

اللہ کا فرمان:﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (سورہ بنی اسرائیل:71-72).

ترجمہ: جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے، پھر جسے اس کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں دی جائے گی تو یہ لوگ اپنی کتاب پڑھیں گے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر (بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔[71] اور جو اس میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور راستے سے بہت زیادہ بھٹکا ہوا ہو گا۔

(36) جب آپ سے کہا جائے کہ: کیا قیامت کے دن مومنین اپنے رب کو دیکھیں گے؟

تو تم کہو: ہاں مومنین قیامت کے دن مختلف مقامات پر اور جنت میں اپنے رب کو دیکھیں گے،

دلیل: اللہ کا فرمان:﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

(سورہ قیامہ:22-23).

ترجمہ: اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے [22] اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے.

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

رَسُولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے. (متفق علیہ).

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ". (صحیح مسلم).

ترجمہ: سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی، جنت میں داخل ہو جائے گے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمھاری اور کوئی خواہش ہیں جسے میں پورا کرو؟ وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے منہ سفید نہیں کئے ہم کو جنت نہیں دی، جہنم سے نہیں بچایا (اب اور کیا چاہیئے) پھر

پردہ اٹھ جائے گا۔ اس وقت انھیں اللہ کے دیدار سے زیادہ کوئی نعمت محبوب نہیں ہوگی۔

☆ کافر لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھیں گے.

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَٮِٕذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ﴾ (سورہ مطففین: 15).

ترجمہ: ہرگز نہیں، بے شک وہ اس دن یقیناً اپنے رب سے حجاب میں ہوں گے۔

(37) جب آپ سے کہا جائے کہ: اس قرآن کریم کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے جو دو تختیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؟

تو تم کہو: میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ﴾ (سورہ توبہ: 6).

ترجمہ: اور اگر مشرکوں میں سے کوئی آپ سے پناہ مانگے تو تم اسے پناہ دے دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سنے.

(38) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: کیا قرآن عربی زبان میں ہے یا عجمی زبان میں؟

تو تم کہو: قرآن مجید عربی زبان میں ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾

(سورہ زخرف:3).

ترجمہ: بے شک ہم نے اسے عربی قرآن بنایا، تاکہ تم سمجھو۔

اللہ کا فرمان: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾

ترجمہ: اور بیشک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے [192] اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے [193] آپ کے دل پر اترا ہے تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں [194] صاف عربی زبان میں ہے ۔(سورہ شعراء:193-195)

(39) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: کیا اللہ کے نام اور صفات ہیں؟

تو تم کہو: ہاں، اللہ کے نام اور صفات ہیں جو اسکی عظمت و جلال کے لائق ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾

(سورہ أعراف:180).

ترجمہ: اور اللہ کے بہت اچھے نام اللہ ہیں تو اسے ان کے ذریعے پکارو۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(سورہ نحل:60).

ترجمہ: اللہ کے لیے تو بہت ہی بلند صفت ہے، وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَ

لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص: 1-4).

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے [1] اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے [2] نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا [3] اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث،

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ، فَسَأَلُوهُ؟ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ".

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم پر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز کو "قل هو الله أحد" پر ختم کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ یہ اللہ کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں بتادو کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ (متفق علیہ).

☆ اللہ رب العزت کے نام بے شمار ہیں جسے ہم شمار نہیں کر سکتے،

دلیل: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث،

قال رسول الله :"...لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ".

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تیری تعریف کو شمار کر نہیں سکتا تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی۔" (صحیح مسلم).

(40) جب آپ سے کہا جائے کہ: کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب جانتا ہے؟

تو تم کہو: اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ﴾

(سورہ آل عمران: 179).

ترجمہ: اور نہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ وہ تم پر غیب کو ظاہر کر دے،

اللہ کا فرمان: ﴿فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ﴾ (سورہ یونس: 20).

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ غیب کی خبر صرف اللہ کو ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾

(سورہ أنعام: 59).

ترجمہ: اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، انھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا.

(41) اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: قیامت کب قائم ہوگی؟

تو تم کہو: قیامت کا معاملہ غیب سے تعلق رکھتا ہے اور اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ اللهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾

(سورہ لقمان: 34).

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ (سورہ فصلت: 47).

ترجمہ: قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنّ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ (صحیح بخاری).

(42) جب آپ سے کہا جائے کہ: عمل کے قبول ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

تو تم کہو: عمل کے قبول ہونے کی تین شرطیں ہیں:

1) اسلام: اللہ رب العزت کافر کے عمل کو قبول نہیں کرتا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾ (سورہ فرقان:23).

ترجمہ: اور ہم اس کی طرف آئیں گے جو انھوں نے کوئی بھی عمل کیا ہوگا تو اسے بکھرا ہوا غبار بنا دیں گے۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورہ مائدہ:27).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے.

2) اِخلاص: یعنی عمل کو صرف اور صرف اللہ رب العزت کیلئے کرنا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (سورہ بینہ:5)

ترجمہ: انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمام شریکوں سے بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔" (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو۔ اور دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔ (صحیح مسلم).

3) اللہ کے رسول کی پیروی کرنا:

دلیل: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث،

عَنْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ الله قَالَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ".

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا کوئی حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ (صحیح مسلم).

(43) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: شرعی اور جائز وسیلے کی کتنی اقسام ہیں؟

تو تم کہو: جائز وسیلے کی تین اقسام ہیں:

1) اللہ ربّ العزت کے ناموں اور صفات کا وسیلہ لگانا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾

(سورہ أعراف: 180).

ترجمہ: اور اللہ کے بہت اچھے اچھے نام اللہ ہیں تو اسے ان کے ذریعے پکارو۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾

(سورہ نمل: 19).

ترجمہ: مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

2) بندے کا اپنے نیک عمل کا وسیلہ لگانا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (سورہ آل عمران: 16).

ترجمہ: جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اللہ کا فرمان: ﴿رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ﴾ (سورہ آل عمران: 53).

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی پیروی کی تو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ان تین لوگوں کا واقعہ جنہوں نے اپنے نیک عمل کا وسیلہ لگایا جب انہوں نے بارش سے بچنے کیلئے غار

میں پناہ لی تو غار کے منہ پر ایک چٹان گر گئی جس سے غار کا منہ بند ہو گیا.

3) نیک اور صالح آدمی کی دعاء کا وسیلہ لگانا،

دلیل: أنس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَدَعَا فَمُطِرْنَا".

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور قحط سالی کی شکایت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اللہ سے بارش کے لیے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور بارش شروع ہو گئی. (صحیح بخاری).

(44) اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: کیا دین میں کوئی اچھی بدعت بھی ہے؟

تو تم کہو: ہر بدعت گمراہی ہے،

دلیل: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "كل بدعة ضلالة"

ترجمہ: ہر بدعت گمراہی ہے. (أبو داؤد).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ إِذَا خَطَبَ... يَقُولُ: "أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کہتے: اللہ کی حمد کے بعد، جان لو کہ سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور سب سے برا کام دین میں نئی نئی چیزیں ایجاد کرنا ہیں اور ہر نیا نیا کام گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث،

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ: إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي".

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے رہوں گا جو وہاں پہنچے گا تو اس کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس ایسے

لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں؟ میں کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کر دی تھیں۔" (متفق علیہ).

(45) جب آپ سے کہا جائے کہ: سب سے برے لوگ کون ہیں جن سے نفرت کرنا واجب ہے؟

تو تم کہو: یہود، نصاریٰ اور مشرکین سب سے برے لوگ ہیں،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ (سورہ بینہ:6)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کفر کیا، جہنم کی آگ میں ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔

اللہ کا فرمان: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (سورہ مجادلہ:22).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس

کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے.

(46) جب آپ سے کہا جائے کہ: ڈیمقراطی (جمہوریت) کیا ہے؟

تو تم کہو: تمام چیزوں کتاب وسنت کے بغیر عوام کا خود سے فیصلہ کرنا.

(47) اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: اس کا کیا حکم ہے؟

تو تم کہو: یہ شرک اکبر ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ (سورہ یوسف: 40)

ترجمہ: فیصلہ اللہ کے سوا کسی کا نہیں.

اللہ کا فرمان: ﴿وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا﴾ (سورہ کھف: 26).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

(48) جب آپ سے پوچھا جائے کہ: انتخابات (الیکشن) کی حقیقت کیا ہے؟

تو تم کہو: یہ انتخابات (الیکشن) جمہوری نظام کا ایک حصہ ہے جو اللہ رب العزت کی سچی شریعت کے مخالف ہے، اور اس میں کافروں کی مشابہت اختیار کرنا ہے جو کہ جائز نہیں ہے، اور اس کے نقصانات بہت زیادہ ہے، اور اس میں مسلمانوں کے لیے کوئی بھی فائدہ نہیں ہے.

اس کے بڑے بڑے اور اہم نقصانات میں سے یہ ہے کہ: اس میں اکثریت کا اعتبار کرتے ہوئے حق اور باطل کو برابر کر دینا، ولاء وبراء کے عقیدے کو ضائع وبرباد کرنا، مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کو ریزہ ریزہ کرنا، مسلمانوں کے درمیان

دشمنی،نفرت، گروہ بندی اور تعصب ڈالنا،دھوکہ دہی، جھوٹ اور وقت اور مال کو ضائع کرنا،عورتوں کی عزت سے کھلواڑ کرنا اور اسلامی شرعی علوم کے بھروسے کو ہلا کر رکھ دینا ہے.

(49) اگر آپ سے پوچھا جائے کہ: گروہ بندی، جماعت بندی، پارٹی بنانے کا کیا حکم ہے؟

تو تم کہو: الگ الگ گروہ یا جماعت بنانا حرام ہے صرف اور صرف اللہ کا گروہ اور جماعت ہوگی،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ (سورہ روم:31-32).

ترجمہ: اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ [31] ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اس چیز پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (سورہ آل عمران:103).

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ.

اللہ کا فرمان: ﴿اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ

فَاعۡبُدُوۡنِ﴾(سورہ انبیاء:92)

ترجمہ: بیشک تمھارا دینا یک ہی دین ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔

اللہ کا فرمان: ﴿اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾(سورہ مجادلہ:22)

ترجمہ: بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي".

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔ (ترمذی).

(كُلُّهُمْ فِي النَّارِ) اس میں ہوا پرست لوگوں کی حالت اور انجام کا بیان ہے.

(50) اگر آپ سے کہا جائے کہ: سب سے زیادہ گمراہ فرقے کون سے ہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں؟

تو تم کہو: باطنیہ، روافض (شیعہ)، جہمیہ اور صوفیہ۔

فقہ کے متعلق بنیادی وابتدائی باتیں

عن أبي أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: "اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ". (ترمذی).

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے سنا، آپ نے فرمایا: تم اپنے رب اللہ سے ڈرو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو، اور امیر کی اطاعت کرو، اس سے تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

(51) ہر عبادت کیلئے نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل سے ہوتی ہے،

دلیل: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ". (متفق علیہ).

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے.

(52) زبان سے بول کر نیت کرنا بدعت ہے،

دلیل: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث،

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ".

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔(متفق علیہ).

(53) جب آپ سے کہا جائے کہ: بدعت کیا ہے؟

تو تم کہو: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کے بعد عبادت کی غرض سے جو بھی نئی نئی چیزیں ایجاد کی گئی جس پر قرآن وسنت کی کوئی بھی دلیل موجود نہ ہو تو وہ بدعت ہے۔

(54) اللہ رب العزت نے پانی کو پاک بنایا ہے جو نجاست وگندگی اور ناپاکی سے پاک کرتا ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا﴾ (سورہ فرقان:48).

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَ يُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ﴾ (سورہ أنفال:11).

ترجمہ: وہ تم پر آسمان سے پانی برساتا ہے تاکہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو

پاک کرے۔

(55) جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو وہ کیا کہے گا؟

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ".

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ) اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" (متفق علیہ).

(56) قضاء حاجت (پیشاب و پاخانا کرنے) کے آداب یہ ہے کہ:

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قِيلَ لَهُ: لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ: أَجَلْ لَقَدْ" نَهَانَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ".

ترجمہ: سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے (بطور استہزاء) یہ کہا گیا کہ تمہارے نبی

نے تو تمہیں سب چیزیں سکھا دی ہیں حتیٰ کہ پاخانہ کرنا بھی، تو انہوں نے (فخریہ انداز میں) کہا: ہاں، بیشک ہمارے نبی ﷺ نے ہم کو پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے، استنجاء میں تین سے کم پتھر استعمال کرنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم).

(57) وضوء کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، نماز کیلئے وضوء کرنا ضروری ہے،

دلیل: عن أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پیشاب یا پاخانہ کرے (یعنی ناپاک ہو جائے) تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کر لے۔ (متفق علیہ).

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بغیر وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی۔ (صحیح مسلم).

(58) وضوء کے اعضاء:

☆ چہرہ: اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھا کر اسے صاف کرنا داخل ہے۔

☆ دونوں ہاتھوں کو کہنی تک دھلنا۔

☆ سر کا مسح کرنا۔

☆ دونوں پیروں کو ٹخنے تک دھلنا۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (سورہ مائدہ:6)۔

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو (یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو) تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ"۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے دھونے میں کوتاہی برتنے والوں کے لیے خرابی ہے یعنی جہنم کی آگ ہے"۔

(متفق علیہ)۔

(59) وضوء کرتے وقت پہلے دائیں طرف سے شروع کرنا، اعضاء وضو کو چمکانے کے لیے مقررہ حد سے زیادہ دھونا،

دلیل: أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ قَالَ: "رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ".

ترجمہ: نعیم بن عبداللہ مجمر سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے منہ دھویا تو اس کو پورا دھویا، پھر داہنا ہاتھ دھویا، یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ دھویا، پھر بایاں ہاتھ دھویا، یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا، پھر سیدھا پاؤں دھویا، تو پنڈلی کا بھی ایک

حصہ دھویا، پھر بایاں پاؤں دھویا یہاں تک پنڈلی کا بھی ایک حصہ دھویا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: قیامت کے دن وضو پورا کرنے کی وجہ سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ، پاؤں سفید (نورانی) ہوں گے۔ پھر جو کوئی تم میں سے اپنے منہ اور ہاتھ پاؤں کی چمک کو بڑھا سکے تو بڑھائے۔" (صحیح مسلم).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ"

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کپڑے پہنو اور جب وضو کرو تو اپنے داہنے جانب سے شروع کرو"۔ (أبو داود).

(60) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضوء کا سب سے اچھا اور بہترین طریقہ: آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور اسے صاف کیا (کلی اور ناک میں پانی ایک ہی مٹھی سے کرنا ہے) اس طرح تین مرتبہ کیا، پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا، دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنی تک دھویا اور اپنے بازو سے اسکی شروعات کی، پھر ایک مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا، اپنے سر کے آگے کے حصے سے شروعات کی اور اسے سر کے پیچھے گدی تک لے گئے پھر ان دونوں کو وہیں لوٹا دیا جہاں سے شروعات کی تھی، پھر تین مرتبہ اپنے دونوں پیروں کو ٹخنے تک دھویا اور اپنی پنڈلی سے اس کی شروعات کی،

اور یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے.

☆ نماز سے پہلے مسواک استعمال کرنا سنت ہے،

دلیل: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رواتی کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے میری امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے ان کو مسواک کرنے کا حکم دیتا۔(متفق علیہ).

(61) جس نے وضوء کرنے کے بعد چمڑے یا کپڑے کے موزے پہن لیا تو اس کیلئے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات موزے پر مسح کرنا جائز ہے اور مسافر کیلئے تین دن اور تین رات موزے پر مسح کرنا جائز ہے،

دلیل: اَبو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي بكرة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ ثُمَّ أَحْدَثَ وُضُوءًا أَنْ يَمْسَحَ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً". (ابن ماجہ).

ترجمہ: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کو رخصت دی کہ جب وہ باوضو ہو کر اپنے موزے پہنے، پھر اس کا وضو ٹوٹ جائے اور نیا وضو کرے، تو وہ اپنے موزوں پر تین دن اور تین رات تک مسح کرے، اور مقیم ایک دن، اور ایک رات تک۔

☆ موزے کے اوپری حصے پر مسح کرنا،

دلیل: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ".

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دونوں موزوں کے اوپری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔ (أبو داؤد).

(62) جب نماز کا وقت ہو جائے اور پانی موجود نہ ہو تو تیمم کرلو،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ﴾

ترجمہ: اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اس سے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرلو. (سورہ مائدہ:6).

☆ صعید یعنی زمین کی مٹی،

دلیل: حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ".

ترجمہ: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو زمین کی مٹی ہم کو پاک کرنے والی ہے۔" (صحیح مسلم).

(63) جب آپ کا وضوء مکمل ہو جائے تو یہ دعاء پڑھے، "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ".

دلیل: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قَالَ رسول الله : "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ".

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے وضو کرے اچھی طرح پورا وضو، پھر کہے: (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ

وَرَسُولُهُ) یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور رسول ہیں۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔" (صحیح مسلم).

(64) وضوء کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

1) آگے اور پیچھے کی شرمگاہ سے نکلنے والی کوئی بھی چیز،

دلیل: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عن أبي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیشاب یا پاخانہ کرے (یعنی ناپاک ہو جائے) تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (دوبارہ) وضو نہ کر لے۔ (متفق علیہ).

2-3) گہری نیند اور جنابت سے (یعنی منی نکلنے سے)،

دلیل: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ ".

ترجمہ: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین رات تک نہ اتاریں مگر پیشاب، پاخانہ یا نیند کی وجہ سے. (ترمذی).

☆ انبیاء کی نیند، انبیاء کے سونے سے ان کا وضوء نہیں ٹوٹتا،

دلیل: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قال رسول الله: "الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ ". (صحیح بخاری).

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے۔

اور یہ خصوصیت صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے.

4) شرمگاہ کو چھونے سے،

دلیل: بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث،

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ ".

ترجمہ: بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنی شرمگاہ

(عضو تناسل) چھو لے تو جب تک وضو نہ کر لے نماز نہ پڑھے"۔ (ترمذی).

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مرد اپنی شرمگاہ (عضو تناسل) چھوئے تو وضو کر لے اور جو بھی عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو وضو کر لے. (مسند أحمد).

5) اونٹ کا گوشت کھانے سے،

دلیل: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ".

ترجمہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: اونٹ کے گوشت سے وضو کر۔" (صحیح مسلم).

6) مرتد ہونا، اس سے وضوء بھی ٹوٹ جاتا ہے اور بندہ اسلام سے خارج

ہوجاتا ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ﴾

(سورہ مائدہ:5).

ترجمہ: جوشخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہوگیا.

7) پاگل پن، بیہوشی یا نشہ کرنے کی وجہ سے عقل کا ختم ہوجانا، اور اسی طرح ان دواؤں کا استعمال کرنا جس کی وجہ سے عقل چلی جاتی ہے تو علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

(65) ہر مسلمان پر دن ورات میں پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا فرض کی گئی ہے،

دلیل: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ".

ترجمہ: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ: ایک آدمی (ضمام بن ثعلبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اسلام کے بارے میں پوچھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا۔" (متفق علیہ).

(66) جب آپ سے کہا جائے کہ: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعات

ہیں؟

تو تم کہو: سترہ (17) رکعات: ظہر کی چار رکعات، عصر کی چار رکعات، مغرب کی تین رکعات، عشاء کی چار رکعات اور فجر کی دو رکعت ہیں،

اور سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز کو قصر کر کے دو رکعت پڑھنا ہے تو گیارہ (11) رکعت ہوں گی۔

(67) ہر نماز کے وقت أذان دی جائے گی،

دلیل: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ".

ترجمہ: سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔" (متفق علیہ).

☆اس میں جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نمازوں کو ادا کرنے کا حکم ہے۔

(68) جو کوئی بھی أذان سنے تو وہ اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دینا)،

دلیل: ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ".

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔ (متفق علیہ).

(69) جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف چہرہ کرو،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (سورہ بقرہ:144).

ترجمہ: یقینا ہم آپ کو اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے تو پسند کرتا ہے پس اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لے اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے کو اس کی طرف پھیرلو.

(70) نماز میں چار مقامات پر دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے،

دلیل: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث،

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ

مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ"۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا۔ (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)۔ (متفق علیہ).

(71) نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے،

دلیل: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:" كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ"

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ (بخاری).

(72) تکبیر تحریمہ کے بعد نماز شروع کرنے کی سب سے صحیح دعاء،

دلیل: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو تھوڑی دیر چپ رہتے پھر قرأت کرتے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو آپ کیا پڑھتے رہتے ہیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں کہتا ہوں (اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ) یعنی "یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے دور کر دے جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دور کیا، یا اللہ! مجھے میری خطاؤں سے صاف کر دے، جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے، یا اللہ! میرے گناہوں کو برف سے اور پانی اور اولوں سے دھو دے۔" (متفق علیہ).

(73) سورہ فاتحہ کی قرآت سے پہلے دل میں چپکے سے، "أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم "اور"بسم اللہ الرحمن الرحیم " پڑھنا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (سورہ نحل:98).

ترجمہ: پس جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ".

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) نماز سے شروع کرتے تھے۔(متفق علیہ).

ایک روایت میں ہے کہ: بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے.(نسائی).

(74) "أعوذ باللہ..." اور "بسم اللہ..." کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا،

دلیل: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ".

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی۔ (متفق علیہ).

(75) سورہ فاتحہ مکمل ہونے کے بعد "آمین" کہنا،

دلیل: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ: الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ سورة الفاتحة آية 7 فَقُولُوا: آمِينَ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام (غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) کہے تو تم (آمین) کہو. (متفق علیہ).

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ".

ترجمہ: ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہود نے تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام کرنے، اور آمین کہنے پر حسد کیا"۔ (ابن ماجہ).

(76) اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھنا،

دلیل: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

اللہ کے رسول ﷺ نے جلدی جلدی نماز پڑھنے والے شخص سے کہا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا".

(متفق علیہ).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو (پہلے) تکبیر کہہ پھر قرآن مجید سے کچھ پڑھ، اس کے بعد رکوع کر اور پوری طرح رکوع میں چلا جا۔ پھر سر اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہو جا۔ پھر جب تو سجدہ کرے تو پوری طرح سجدہ میں چلا جا۔ پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جا۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کر۔ یہی طریقہ نماز کے تمام (رکعتوں میں) اختیار کر۔

(77) سجدے میں جاتے وقت دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگانا (یعنی پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنا).

دلیل: براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث،

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ"۔

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہ جھکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے پھر ہم لوگ سجدہ میں جاتے۔ (متفق علیہ).

☆ پیٹھ کو جھکانا اسی وقت ہوتا ہے جب دونوں ہاتھوں پر سجدہ کیا جائے.

(78) رکوع اور سجدے کی دعائیں،

دلیل: حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ حُذَيْفَةَ أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى". (صحیح مسلم).

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہہ رہے تھے اور سجدے میں: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہہ رہے تھے۔

☆ رکوع اور سجدے میں سب سے کم تین مرتبہ تسبیحات کہنا ہے اور یہ نبی کریم

ﷺ سے ثابت ہے،

☆ رکوع اور سجدے کی تسبیحات پڑھنے کے بعد زیادہ سے زیادہ دعاء کرنا،

دلیل: اِبن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَمَّا الرُّكُوعُ، فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ، فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکوع میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ العظيمِ ...کہو) اور سجدہ کے اندر دعا میں کوشش کرو (یعنی زیادہ سے زیادہ دعاء کرو) تو تمہاری دعا قبول ہو۔" (صحیح مسلم).

(79) اِمام اور منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والا) رکوع سے اُٹھنے کے بعد کیا کہے گا،

دلیل: آبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عن أبي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے اور پھر یونہی کھڑے کھڑے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھتے. (متفق علیہ).

(80) نماز میں تشہد، تشہد کے سب سے صحیح الفاظ یہ ہے،

اِبن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ایک دن فرمایا کہ: جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھا کرو: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"۔ (متفق علیہ).

(81) نماز میں بیٹھنے اور تشہد میں اشارہ کرنے کا طریقہ اور صفت،

دلیل: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھاتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے۔ (صحیح مسلم).

(82) تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا،

دلیل: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى

ترجمہ: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں

سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے“۔ (أبو داود).

☆ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے سب سے صحیح ألفاظ،

ابو مسعود البدري رضی اللہ عنہ کی حدیث،

فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ للنبی: "أَمَرَنَا اللهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ".

ترجمہ: بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ! اللہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، اس لئے بتائیے کہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح درود پڑھا کرو: (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ) اور سلام بھیجنے کا طریقہ تم کو معلوم ہی ہے۔“ (صحیح مسلم).

(83) سلام پھیرنے سے پہلے دعاء کرنا اور سلام پھیرنے کے بعد ذکر و اذکار کرنا،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے"۔(صحیح مسلم).

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ: أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: "اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ".

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم، میں تم سے محبت کرتا ہوں، اللہ کی قسم میں تم

سے محبت کرتا ہوں، پھر فرمایا: "اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں: ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا: (اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ) "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما"۔ (أبو داوٗد).

(84) سوتے وقت اور سو کر اٹھنے کے بعد کی دعاء،

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا" وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ". (صحیح بخاری)

ترجمہ: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے (بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا) "تیرے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں مرتا اور تیرے ہی نام سے جیتا ہوں۔" اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔

(85) کھانا شروع کرتے وقت "بسم اللہ" کہنا،

دلیل: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ".

ترجمہ: ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے!" بسم اللہ" پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں وہاں سے کھایا کرو جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔ (متفق علیہ).

(86) پڑوسی اور کسی بھی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے،

دلیل: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ".

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہیں. (متفق علیہ).

(87) جب تم کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو داخل ہونے سے پہلے اجازت

طلب کرو اور سلام کرو،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (سورہ نور:27).

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے دوسروں کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو.

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟.

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: تم اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ اور اس سے کہو ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟“ (صحیح مسلم).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "...أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ".

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں سلام کو عام کرو۔ (صحیح مسلم).

(88) سچ بولنے کو لازم پکڑو بیشک سچ جنت کی طرف رہنمائی کرتا ہے،

دلیل: اِبن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ (متفق علیہ).

(89) والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کو لازم پکڑو، یقیناً اللہ رب العزت نے اس کا حکم دیا،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا﴾ (سورہ بنی اسرائیل: 23).

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرو۔

(90) کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو،

عبداللہ اِبن عمر کی حدیث

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے"۔ (أبوداؤد).

(91) بہت زیادہ اللہ کا ذکر واذکار کرنے کو لازم پکڑو، بیشک دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ بیشک بہت زیادہ اللہ کا ذکر واذکار کرنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (سورہ جمعہ:10).

ترجمہ: بہت زیادہ اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح وکامیابی پالو.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں

گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں (وہ یہ ہیں) (سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ). (متفق علیہ).

(92) مجلس کے کفارے کی دعاء،

دلیل:

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ، يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى، فَقَالَ: كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ".

ترجمہ: ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے، تو آخر میں فرماتے: (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) تو ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اب ایک ایسا کلمہ کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: "یہ کفارہ ہے ان (لغزشوں) کا جو مجلس میں ہو جاتی ہیں"۔ (أبو داؤد).

اللہ کے اچھے نام اور اسکی دلیلیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ" وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا.

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت مین جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔" (متفق علیہ).

{1} اللّٰهُ، {2} الإله (معبود)،

{3} الْحَيّ (زندہ)، {4} الْقَيُّومُ (ہمیشہ قائم رہنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (سورہ بقرہ: 255).

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔

{5} رَبّ (پالنے والا)، {6} الرَّحْمٰن (بڑا مہربان)،

{7} الرَّحِيْم (نہایت رحم کرنے والا)۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ [2] الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (سورہ فاتحہ:2-3).

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے [2]۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رسول اللہ : "...فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع میں تم اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔ (صحیح مسلم).

{8} الْمَلِكُ (بادشاہ)، {9} الْقُدُّوسُ (نہایت پاک)،

{10} السَّلَامُ (سب عیبوں سے پاک وصاف)،

{11} الْمُؤْمِنُ (امن دینے والا)، {12} الْمُهَيْمِنُ (نگہبان)،

{13} الْجَبَّارُ (مضبوط، زورآور)، {14} الْمُتَكَبِّرُ (بڑائی والا)،

{15} الْخَالِقُ (پیدا کرنے والا)، {16} الْبَارِءُ (وجود بخشنے والا)،
{17} الْمُصَوِّر (صورت بنانے والا)، {18} لْعَزِيزُ (غالب)،
{19} الْحَكِيمُ (حکمت والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ [23] هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

(سورہ حشر: 23-24).

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے پاک و صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زورآور، اور بڑائی والا، اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں [23] وہی اللہ پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا ہے، اسی کے لیے بہت اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

{20} **الْأَوَّل** (سب سے پہلے)، {21} **الْآخِر** (سب سے پیچھے)،

{22} **الظَّاهِرُ** (ظاہر)، {23} **الْبَاطِن** (چھپا ہوا)،

{24} **عَلِيم** (ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (سورہ حدید:3)

ترجمہ: وہی سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے ہے اور ظاہر ہے اور چھپا ہوا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

{25} **الْغَفُورُ** (بڑا بخشنے والا)، {26} **الْوَدُودُ** (بہت محبت کرنے والا)،

{27} **الْمَجِيد** (عظمت والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ [14] ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ﴾ (سورہ بروج:14-15).

ترجمہ: وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے [14] عرش کا مالک عظمت والا ہے۔

{28} الرَّزَّاقُ (بہت رزق دینے والا)، {29} الْقَوِیُّ (نہایت مضبوط، بہت قوت والا)، {30} الْمَتِینُ (طاقت والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ (سورہ ذاریات:58).

ترجمہ: بے شک اللہ ہی بہت رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ﴾ (سورہ شوریٰ:19).

ترجمہ: اور وہی بہت قوت والا، سب پر غالب ہے۔

{31} الخَيِّر (بہتر)، {32} الحَافِظ (حفاظت کرنے والا)، {33} الحَفِيظ (اچھی طرح نگہبان)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَاللهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (سورہ یوسف:64).

ترجمہ: اللہ بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ﴾ (سورہ ھود: 57).

ترجمہ: بے شک میرا رب ہر چیز پر اچھی طرح نگہبان ہے۔

{34} الْعَالِمُ (جاننے والا)، {35} الْكَبِيرُ (بہت بڑا)، {36} الْمُتَعَالُ (نہایت بلند)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾ (سورہ رعد: 9).

ترجمہ: وہ غیب اور حاضر کو جاننے والا، بہت بڑا، نہایت بلند ہے۔

{37} الْمَالِكُ (مالک)، {38} الْمَلِيكُ (عظیم بادشاہ)، {39} الْمُقْتَدِرُ (بے حد قدرت والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (سورہ فاتحہ: 4).

ترجمہ: بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے.

اللہ کا فرمان: ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (سورہ قمر: 55).

ترجمہ: صدق کی مجلس میں، عظیم بادشاہ کے پاس، جو بے حد قدرت والا ہے۔

{40} الْأَحَدُ (اکیلا ،ایک)، {41} الصَّمَدُ (بے نیاز)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ [1] اللهُ الصَّمَدُ﴾ (سورہ إخلاص: 1-2).

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے [1] اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے [2].

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ: ... وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُؤًا أَحَدٌ". (صحیح بخاری).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میں ایک ہوں۔ بے نیاز ہوں، نہ میرے لیے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔

{42} الْوَاحِدُ (اکیلا)، {43} الْقَهَّارُ (زبردست غالب)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (سورہ رعد: 16).

ترجمہ: وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔

{44} **الْوَلِيُّ** (مدد کرنے والا)، {45} **الْحَمِيدُ** (تعریفوں کے لائق)۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ﴾ (سورہ شوریٰ:28)۔

ترجمہ: وہی مدد کرنے والا ہے، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔

{46} **الْمَوْلَى** (مالک)، {47} **النَّصِيرُ** (مددگار)۔

دلیل: ﴿فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (سورہ حج:78)۔

ترجمہ: اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہے۔

{48} **الرَّقِيبُ** (نگران)، {49} **الشَّهِيدُ** (گواہ)۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (سورہ مائدہ:117)۔

ترجمہ: پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

{50} **السَّمِيعُ** (سننے والا)، {51} **الْبَصِيرُ** (دیکھنے والا)۔

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾
(سورہ غافر:20)۔

ترجمہ: بے شک اللہ ہی تو سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

{52} الْحَقُّ (حق ہے، سچا ہے)،

{53} الْمُبِينُ (ظاہر کرنے والا، واضح کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ﴾ (سورہ نور: 25).

ترجمہ: وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔

{54} اللَّطِيفُ (نہایت باریک بین)،

{55} الْخَبِيرُ (کامل خبر رکھنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (سورہ ملک: 14).

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے اور وہی تو ہے جو نہایت باریک بین ہے، کامل خبر رکھنے والا ہے۔

{56} الْقَرِيْبُ (قریب)،{57} الْمُجِيْبُ (قبول کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾ (سورہ ھود: 61).

ترجمہ: بیشک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔

{58} الْكَرِيْمُ (نہایت کرم والے)،

{59} الْأَكْرَمُ (سب سے زیادہ کرم والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾

(سورہ انفطار: 6).

ترجمہ: اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب سے کس چیز نے دھوکا دیا؟

اللہ کا فرمان: ﴿اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ (سورہ علق: 3).

ترجمہ: پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

{60} الْعَلِيُّ (سب سے بلند)،{61} الْعَظِيْمُ (سب سے بڑا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾

(سورہ بقرہ: 255).

ترجمہ: اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔

{62} **اَلْوَكِيلُ** (کارساز)،{63} **اَلْحَسِيبُ** (کافی،حساب لینے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ (سورہ آل عمران:173).

ترجمہ: تو اس (بات) نے انھیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور انھوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

اللہ کا فرمان: ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ (سورہ نساء:6).

ترجمہ: اور اللہ پورا حساب لینے والا کافی ہے۔

{64} **الشَّكُورُ** (بڑا قدردان)،{65} **الْحَلِيمُ** (بڑا بردبار)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾ (سورہ تغابن:17).

ترجمہ: اللہ بڑا قدردان بڑا بردبار ہے۔

{66} **الْبَرُّ** (بہت احسان کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ (سورہ طور:28).

ترجمہ: بے شک وہی تو بہت احسان کرنے والا،نہایت رحم والا ہے۔

{67} الشَّاكِرُ (بہت قدر کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيمًا﴾ (سورہ نساء:147).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے.

{68} الْوَهَّابُ (بہت عطا کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ﴾ (سورہ ص:9).

ترجمہ: کیا ان کے پاس تیرے رب کی رحمت کے خزانے ہیں، جو سب پر غالب ہے، بہت عطا کرنے والا ہے۔

{69} الْقَاهِرُ (غالب، برتر)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ﴾

(سورہ أنعام:18).

ترجمہ: اور وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے.

{70} الْغَفَّارُ (بہت بخشنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ﴾ (سورہ ص:66).

ترجمہ: جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں، سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے۔

{71} التَّوَّابُ (بہت توبہ قبول کرنے والا)

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَتَلَقَّى آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (سورہ بقرہ:37).

ترجمہ: پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے، تو اس نے اس کی توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

{72} الْفَتَّاحُ (خوب فیصلہ کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ﴾ (سورہ سبا:26).

ترجمہ: اور وہی خوب فیصلہ کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

{73} الرَّءُوفُ (بے حد مہربان)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (سورہ نور:20).

ترجمہ: اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

{74} النُّورُ (نور)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿اللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (سورہ نور:35).

ترجمہ: اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے.

{75} الْمُقِيتُ (نگہبان)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا﴾ (سورہ نساء:85).

ترجمہ: اور اللہ ہمیشہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

{76} الوَاسِعُ (کشادگی والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (سورہ بقرہ: 247).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے.

{77} الْوَارِثُ (وارث)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ﴾ (سورہ حجر: 23).

ترجمہ: اور ہم ہی وارث ہیں۔

{78} الْأَعْلَى (بہت ہی بلند)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (سورہ اعلیٰ: 1).

ترجمہ: اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر.

{79} الْمُحِيطُ (احاطہ کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ﴾

(سورہ فصلت: 54).

ترجمہ: یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

{80} الْعَلَّامُ (تمام باتوں کو جاننے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ (سورہ توبہ:78).

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے بیشک اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے راز اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے.

{81} الْمُسْتَعَانُ (جس سے مدد طلب کی جاتی ہے)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ﴾ (سورہ انبیاء:112).

ترجمہ: اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو.

{82} الْهَادِيُ (ہدایت دینے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (سورہ حج:54).

ترجمہ: اور بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یقینا سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

{83} النَّاصِرُ (مدد کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِينَ﴾

(سورہ آل عمران:150).

ترجمہ: بلکہ اللہ ہی تمہارا مالک ہے اور وہ سب مدد کرنے والوں سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔

{84} الْخَلَّاقُ (پیدا کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ﴾

(سورہ حجر:86).

ترجمہ: یقیناً تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے.

{85} العَفُو (بہت معاف کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا﴾

(سورہ نساء:149).

ترجمہ: بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

{86} الْحَاكِمُ (فیصلہ کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ﴾ (سورہ یونس:109).

ترجمہ: اور آپ اس کی اتباع کرتے رہیے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا فیصلہ کرنے والا ہے.

{87} الْغَنِيُّ (غنی)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ﴾ (سورہ أنعام:133).

ترجمہ: اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے۔

{88} الْكَفِيلُ (ضامن)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ (سورہ نحل:91).

ترجمہ: حالانکہ یقینا تم نے اللہ کو اپنے آپ پر ضامن بنایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ:"... قَالَ: كَفَى بِاللهِ كَفِيلًا". (صحیح بخاری).

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ: ضامن بھی اللہ ہی کافی ہے۔

{89} الحَيِيُّ (حیاء دار)، {90} السِتِّيرُ (پردہ پوشی کرنے والا)،

دلیل: اللہ کا فرمان: ﴿وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾

(سورہ أحزاب:53).

ترجمہ: اور اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا.

دلیل: قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ". (أبو داوٗد).

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ حیاء دار ہے پردہ پوشی کرنے والا ہے.

{91} الْمُسَعِّرُ (مقرر کرنے والا)، {92} الْقَابِضُ (تنگ کرنے والا)، {93} الْبَاسِطُ (اضافہ کرنے والا)، {94} الرَّازِقُ (روزی مہیا کرنے والا)،

دلیل: عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّاسُ:" يَا رَسُولَ الله، غَلَا السِّعْرُ، فَسَعِّرْ لَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الرَّازِقُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ".

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! گرانی بڑھ گئی ہے لہٰذا آپ (کوئی مناسب) قیمت مقرر کر دیجئیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیمت مقرر کرنے والا تو اللہ ہی ہے، وہی روزی تنگ کرنے والا اور روزی میں اضافہ کرنے والا، روزی مہیا کرنے والا ہے، اور میری خواہش ہے کہ جب اللہ سے ملوں، تو مجھ سے کسی جانی و مالی ظلم و زیادتی کا کوئی مطالبہ کرنے والا نہ ہو (أبو داوٗد).

{95} **اَلْمُقَدِّمُ** (آگے کرنے والا)، {96} **اَلْمُؤَخِّرُ** (پیچھے کرنے والا)،

{97} **اَلْقَدِيْرُ** (قادر)۔

دلیل: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"... أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ".

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"...تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)۔

{98} **اَلسُّبُّوحُ** (پاک)،

دلیل: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ".

ترجمہ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں کہتے تھے: (سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ) یعنی "پاک ہے وہ اللہ برکت والا، فرشتوں کا اور روح کا پروردگار ہے۔ (صحیح مسلم)۔

{99} الرَّفِيقُ (نرمی کرنے والا)،

دلیل: فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ".

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری).

{100} الطَّيِّبُ (پاک)،

دلیل: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا". (صحیح مسلم).

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: لوگو! اللہ پاک ہے اور حلال و پاک چیز کو ہی پسند کرتا ہے.

{101} الْحَكَمُ (فیصلہ کرنے والا)،

دلیل: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ".

{102} الشَّافِي (شفاء دینے والا)۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حکم تو اللہ ہے، اور حکم اسی کا ہے۔ (أبوداؤد)۔

دلیل: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنّ رَسُولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: "أَذْهِبْ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"۔

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے (أَذْهِبْ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا) اے پروردگار لوگوں کے! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ (صحیح بخاری)۔

{102} المُعْطِي (تقسیم کرنے والا)۔

دلیل: عن مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "...وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ".

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور دینے والا تو اللہ ہی ہے میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں. (صحیح مسلم).

{104} **الوِتْرُ** (یکتا و بے نظیر)،

دلیل: عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ". (صحیح بخاری)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ طاق (یکتا و بے نظیر) ہے طاق کو پسند فرماتا ہے.

{105} **الطَّبِيبُ** (ڈاکٹر)،

دلیل: عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَرِنِي هَذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ: اللهُ الطَّبِيبُ".

ترجمہ: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں مروی ہے کہ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے آپ اپنی وہ چیز دکھائیں جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں طبیب ہوں، آپ نے فرمایا: "طبیب تو اللہ ہے". (أبو داوٗد).

{106} الْجَمِيلُ (وبصورت)،

دلیل: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ جمیل خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے. (صحیح مسلم)

{107} الْمَنَّانُ (بہت احسان کرنے والا)،

دلیل: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ: "لَقَدْ سَأَلَ اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ".

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا، (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے

ہی لیے حمد ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو بہت احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر مثال کے پیدا کرنے والا ہے، جلال اور عظمت والا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے"۔ (اِبن ماجہ).

{108} السَّيِّدُ (سردار)،

دلیل: عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ أَبِي: "انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ: السَّيِّدُ اللهُ تبارك وتعالى".

ترجمہ: مطرف کے والد عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، تو ہم نے عرض کیا: آپ ہمارے سید ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سید تو اللہ تعالیٰ ہے۔ (أبو داؤد)

اَلدَّیَّانُ {109} (بدلہ دینے والا)،

دلیل: عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَحْشُرُ اللهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ".

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے ان سے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اپنے بندوں کو جمع کرے گا اور ایسی آواز کے ذریعہ ان کو پکارے گا جسے دور والے اسی طرح سنیں گے جس طرح نزدیک والے سنیں گے، میں بادشاہ ہوں ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔ (صحیح بخاری).

